دل کی بات		مدیر

اقوامِ متحدہ میں وزیراعظم نواز شریف کا خطاب اور ملکی صورتِ حال

وزیراعظم نواز شریف نے 27 ستمبر 2012ء کو جنرل اسمبلی سے خطاب کیا۔ انہوں نے ملکی و بین الاقوامی مسائل پر قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے جامع گفتگو کی انہوں نے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملے پاکستان کی خودمختاری کے منافی اور عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بچوں اور خواتین سمیت چالیس ہزار جانوں کی قربانی دی اور ہمارے آٹھ ہزار فوجی شہید ہوئے۔ اقوام متحدہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرائے۔ فلسطین کو مستقل رکن کی حیثیت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی فلسطینی ریاست چاہتے ہیں جس کا دارالحکومت القدس ہو۔ افغانستان کو اپنے مقدر کا فیصلہ آپ کرنا چاہیے۔ نواز شریف کے خطاب کا امریکہ نے کیا تأثر لیا اور بھارت نے کس ردِ عمل کا اظہار کیا۔ میڈیا سے اس کی تفصیلات آچکی ہیں۔ لیکن کچھ سوالات اپنی جگہ مستقل موجود ہیں۔

۱۔ کیا امریکہ ڈرون حملے بند کردے گا؟ ۲۔ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں مزید کتنی قربانی دینی ہوگی؟
۳۔ کیا اقوامِ متحدہ اپنی ہی قراردادوں کی روشنی میں مسئلہ کشمیر حل کرسکے گا؟ ۴۔ کیا بھارت مسئلہ کشمیر کا کوئی حل تسلیم کرے گا؟
۵۔ کیا فلسطین کو مستقل رکن بنایا جائے گا؟ ۶۔ افغان مسئلہ میں پاکستان کی کیا حیثیت ہوگی؟
۷۔ کیا طالبان سے مذاکرات کامیاب ہوں گے؟ (یا کبھی منعقد بھی ہوں گے؟)

میاں نواز شریف کی تقریر میں اٹھائے گئے نکات اہم ہیں لیکن عالمی استعمار ان کا حل نہیں چاہتا۔ امریکی صدر نے بھارتی وزیرِ اعظم منموہن سے تو جُھک جُھک کر ملاقات کی ہے لیکن پاکستانی وزیراعظم کو ابھی تک شرفِ ملاقات نہیں بخشا۔ نواز شریف کے مطالبات امریکہ کو قبول ہیں نہ بھارت کو۔ ڈرون حملے جاری ہیں اور جب تک امریکہ کے مفاد میں ہے وہ یہ حملے جاری رکھے گا۔ نواز شریف بھارت کے ساتھ ۱۹۹۹ء کے معاہدۂ لاہور کے تحت مذاکرات کرنا چاہتے ہیں جبکہ منموہن ۱۹۷۲ء کے شملہ معاہدہ کے تحت مذاکرات کا عندیہ دے رہے ہیں، وہ کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ بھی قرار دے رہے ہیں۔ امریکہ، خطے میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ اور جاپان کی دو کمپنیاں مل کر بھارت کو ایک بہت بڑا ''سول'' ایٹمی پلانٹ بنا کر دیں گی، منموہن امریکہ کے ساتھ کئی معاہدے کر رہے ہیں۔ ان میں ۵، ارب ڈالر کا جدید ترین جنگی سامان خریدنے کا معاہدہ خطے کے لیے خطرناک ہے۔ نواز حکومت کو ملکی مسائل حل کرنے کے لیے ہر قیمت پر ایک یوٹرن لینا ہوگا۔ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ سے الگ ہو جانا چاہیے۔ پاکستانی طالبان سے مذاکرات قیامِ امن کے لیے اہم ثابت ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لیے سنجیدگی کی ضرورت ہے۔ اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات کے مطابق طالبان نے گلہ کیا ہے کہ پاکستانی حکمران مذاکرات کی آڑ میں ہمارے ساتھ داؤ کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیلوں میں قید ہمارے ساتھیوں کو تشدد کر کے قتل کیا جا رہا ہے اور ان کی لاشوں کو ہمارے دروازوں کے سامنے پھینک کر مذاکرات کی پیش کش کی جا رہی ہے۔ فوجی کیمپوں، ایف سی چیک پوسٹوں اور دیگر مقامات پر حملے اسی کا ردِ عمل ہیں۔

ہماری رائے میں مذاکرات کے اس عمل میں سنجیدگی اختیار کی جائے۔ وگرنہ ۱۲ برس تک طاقت کے استعمال نے ہی مسئلہ کو اس نہج پر پہنچایا ہے۔ گزشتہ ماہ منعقد ہونے والی اے پی سی میں ملک کی سیاسی قیادت نے جو کچھ طے کیا اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے تو صورتِ حال میں بہتری کی کچھ اُمید ہو سکتی ہے۔